اور بلدیو کے تعمیر کیئے ہوئے ایک مہابلي پور جو کرناٹک
میں هی دوسرا بلي پور جو بلدرمیں هی مشہور ہیں
اگر یے دونوں شہر بلدیو نے جسکو که دیوتا کہتے هیں
بسائے هوں تو اغلب که وے اسوقت میں آباد هو ئے
هوں جب که بلدیو پانڈو کے همراہ هندوستان میں
پھرتا تھا *

هندوستان کي تواریخ اور سن و سال کا حساب
مہابھارت کي لڑائي سے لیکر مہانند کے وقت تک جو که
سکندر کا همعصر تھا بہت مبہم هی اور بے ربط
حالات کو جمع کرکے ایک صحیح تواریخ بنانی بہت
مشکل هی جسوقت میں که ارجن کے پوتے پریچھت
کي اولاد اندرپرست میں راج کرتے تھے تب جراسندھ
کي نسل ظاهرا مگدھ کے تخت پر حکومت کرتي تھي
شاستر کہتے هیں که جراسندھ سے لیکر اسکي آخري اولاد
رپن جی تک جسکو اسکے وزیر سونک نے مارکر آپ
راجا هوا تیئیس بادشاه هوئے هیں مگر هندوستان
کے سلف کے احوال کو اس مختصر رساله میں جسمیں
که هندوستان کا مجمل حال لکھا جاتا هی بیان کرنا
منظور نہیں کیونکه اس احوال کے باب میں بڑے
بڑے عالمونکي رائیں مختلف هیں اسیواسطے هم ان
پانچ چھه سدیونکا احوال محض قیاس پر منحصر رکھتے

هیں اور هندوستان کي تواریخ کي اُن وارداتوں پر توجه کرتے هیں جنمیں که همیں یوناني تواریخ سے کچهه هدایت حاصل هوسکتي هی *

مسلمانونکي تواریخ سے معلوم هوتا هی که ایرانیوں نے قدیم سے دریاے سندهه کے پورب کے ضلعوں میں صرف قیام هي نہیں پایا تها بلکه هندوستان میں بہت ساري فتوحات بهي کي تهیں مگر یهه احوال اتني بہت مدت کا هی که صحیح تواریخ کي حد سے باهر معلوم هوتا هی اور ان سے صرف هم یهه نتیجه نکال سکتے هیں که هندوستان بہت قدیم سے بالکل اپنےهي ملک کے حاکموں کے اختیار میں کبهي نه تها شاستر سندهه دریاکو هندوستان کي حد کہتے هیں اور اُسکے پار جانے سے هندوٗونکو منع کرتے هیں مگر نه شاستر نه هندوٗونکے راجا سندهه کي پچهم کے رهنے والونکو هندوستان میں آنے سے مزاحمت کرسکے حقیقت میں جب که هم یهه خیال کریں که هندو خود تاتار سے آئے تهے تو یهه بات کچهه عجب نہیں معلوم هوگي که اور قومیں بهي جوکه اُسهي ملک میں پیدا هوئي تهیں اُنکے بعد هندوستان میں آویں اور هم اِس بات کو ثابت کرسکتے هیں که بہت مدت نه گذري هوگي که هندو جب تک سندهه کے پار هو جاتے تهے اور اپنے دشمنوں سے بدلا لیتے تهے سو اٹک سے

پار هونے اور جهاز پر چڑهنے كي ممانعت جديد هي
اس سے پهلے جبتك كه برهمنوں نے چهتريوں پر فتح
نه پائي تهي اور بده كے مذهب كو خارج نكيا تها تب تك
هندو بهت شجاع تهے اور اكثر مهموں پر چڑها كرتے تهے
اغلب كه وه يهي وقت تها جسمين كه انهوں نے اٹك سے
پار هوكر تاتار پر حمله كيا تها اور جهاز پر بيٹهه كر
پورب كے جزيروں ميں گئے تهے اور وهاں اپنے
مذهب كو پهيلايا تها يهه بات چند مدت كي هي كه
هندو تعصب كے سبب سے بے عزم و مجهول هوگئے هيں
اور اپني ولايت سے اس انديشه كے سبب سے باهر نهيں
جاتے كه شايد غير مذهب والوں سے ملكر انكي ذات
نه جاتي رهے *

تيسرا باب

هندوستان پر جو پچهم كي طرف سے حملے هوئے هيں
اور جنكے صحيح نوشتے همارے پاس موجود هيں
انميں سے دارا شاه ايرانكا حمله سب سے پهلا تها دارا
سن عيسوي سے پانسو اٹهاره برس پهلے كيخسرو كے
تخت پر بيٹها اور درياے يونان سے ليكر سنده كے

کنارے تک ملکونکو فتح کیا اور اس بڑي سلطنت پر بھي
قناعت نکر کے اس نے هندوستان کے لینے کا جسکے مال
اور دولت کي اسکو خبر پہنچي تھي ارادہ کیا اسواسطے
اسنے امیرالبحر ساٸي لیکس کو ایک بیڑا طیار کرنے کا اور
سندہ دریا سے ھوکر سمندر میں اُتر جانے کا حکم دیا
اگرچہ ساٸي لیکس نے آخرکو فتح پاٸي مگر اسکے تٸیں اتني
مزاحمت درپیش آٸي کہ سوار ھونے کے مقام سے تیس
مہینے کي مدت میں وہ سمندر تک پہنچا اسکے بیان سے
جو اس ولایت کي مالداریکا حال داراکو معلوم ھوا تو
اسیواسطے اسنے اسکي فتح کرنے کا ارادہ کیا القصہ وہ بڑي
فوج جرار لیکر هندوستان میں آیا اور ھرایک چیزکو
جوکہ اسکي ہارج ھوٸي دورکیا اور دریاے سندہ کے
پاس کے ملکونکو اپنے قبضے میں لایا مگر یہہ بات ھم
نہیں ٹھہرا سکتے کہ اسنے کسقدر ملک فتح کیٸے اتنا البتہ
دریافت ھوتا ھی کہ هندوستان کا وہ ضلع جوکہ ایرانیوں
کے پاس تھا بہت بڑا تھا کیونکہ انکے سب صوبوں میں
اس میں سے زیادہ محصول آتا تھا اسھي ایک صوبے
میں سے تمام ملکونکي آمدني کي تہاٸي کي برابر خراج
آتا تھا اور اس بات پر بھي خیال کرنا چاھیٸے کہ سندہ
کي پچھم کے صوبوں مٰیں سے محصول میں چاندي دي
جاتي تھي مگر هندوستان میں سے محصول میں سونا

آتا تھا هرودوتس جو که یوناني مورخوں میں پہلا مورخ
مشهور هی کهتا هی که داراکے سپه سالاروں کے بیان سے
ایسا معلوم هوتا هی که هندوستان میں جو لوگ که
دکھن کي طرف رهتے تھے اور جهاں تک که ایراني نهیں
پهنچ سکے تھے انکا رنگ سیاه هی وے کسي جانور کو
نهیں مارتے تھے صرف زمین کے پهلوں پر گذارا کرتے
تھے اکثر چاول انکي خوراک تھي اور جن شخصونکو
ماندگي کے سبب سے جینے کي توقع نهوتي تھي انکو
مرنے کے لیئے چھوڑ دیتے تھے اور دیسي روئي کے
کپڑے بنایا کرتے تھے جن هندوستانیونکا که یهه ذکر هی
بےشک وے لوگ تھے جو اُن ملکوں میں رہا کرتے تھے
جهانکه گنگا بهتي هی اور اسسے یهه بات بھي ثابت هوتي
هی که جن باتونکے واسطے هندوستان اب مشهور هی وے
باتیں تیئیس سو برس پیشتر بھي هندوستان میں موجود
تھیں معلوم هوتا هی که سن عیسوي سے چھه سو برس پهلے
اور شاید دارا کے حملے سے چند مدت پیشتر ایک نئي قوم
نے تاتار سے آن کر سندھ کے پار هوکر هندوستان میں بهت
ساري فتحیں حاصل کیں اُسوقت میں ایک اور تاتاري گروه
جو که شاید اسي نسل میں سے تھي یورپ کي شمال
میں اِسکینڈینیویا میں بسي اور اِسکینڈینیویا کے
رهنے والے اور هندوستان کے باشندے جو تاتاري

نسل کے هیں ان دونوں کي راه و رسم جو ملتي هیں
اسکا شاید یهه سبب هوگا که دونوں ایکهي ملک یعني
تاتار میں سے ایکهي عهد میں نکلے هیں اور چونکه
یهه مطابقت خصوصا ستي هونے کي رسم میں پائي
دیتي هی جوکه کهتے هیں که اگلے وحشت کے زمانے
میں یورپ کي شمال میں رایج تهي اِس سے هم
یهه قیاس کرتے هیں که یهه رسم اُن لوگوں نے
هندوستان میں جاري کي هوگي جوکه تاتار سے وہاں
اُس عهد میں آئے لیکن یهه بات صرف قیاسي هی *
جو لوگ که تاتار سے هندوستان میں آئے اُنکو
تکشک کي نسل میں سے کهتے هیں جسکي یهه وجه
هو سکتي هی که سانپ اُنکي قوم کا تغمه هو سهس ناگ
جوکه اُنکا سردار تها اُسکي همراهي میں اُنهوں نے
شمالي هندوستان کو فتح کیا اور درجه بدرجه اُن
قوموں سے جوکه اُنسے پهلے هندوستان میں آئیں تهیں
ملتے گئے انهوں نے مگدھ کے راج کو زیر کیا جسکے
تخت پر دس پشتوں تک ناگهه کا تغمه جاري رہا معلوم
هوتا هی که وے بدھ کو مانتے تهے شاستر میں بهتیرے
ایسے نوشتے موجود هیں جنسے معلوم هوتا هی که هندو
بهت بار اُن غیر ملک کے باشندوں سے لڑے هیں جنکو
که وے سانپ اور دیو کهتے تهے * مگدهي تکشک کے

خاندان میں سے مہانند تھا جوکہ اُسوقت میں جب کہ
سکندر نے هندوستان کا فتح کرنا شروع کیا پاٹلي پوتر کا
راجا تھا مہانند کو یوناني مورخ پریشیایکا یعني پورب کا
راجا لکھتے هیں *

اکثر اهل یورپ اسطرح پر کہتے هیں کہ جس
زمانے میں دارا نے هندوستان پر حملہ کیا تھا
اُسوقت گوتم نے اُس مذهب کے قاعدے کو جسکو بدھ کا
کہتے هیں هندوستان میں مقرر کیا مگر بعضوں کے
قول کے مطابق یہہ بات دارا کے حملے سے ایک سو برس
پیچھے واقع هوئي اغلب کہ یدوکي چھپن نسلیں بلکہ
سارے چندربنسي بدھ کے مذهب کو بہت قدیم سے مانتے
تھے جسکي بنیاد شاید کہ بیدوں پر تھي اور برهمنوں اور
پوران کے مذهب سے جو اُسکي نسبت جدید هی علحدہ
تھا گوتم جسکو ساتواں بدھ خیال کرتے هیں معلوم
هوتا هی کہ اُس نے بدھ کے مذهب کے مقولوں کو خوب
پختہ کیا وہ مگدہ کے ملک میں یعني بہار کے جنوبي سمت
میں پیدا هوا تھا اور گیاجي میں اسکا مقام رہا کرتا تھا
اکثر اُسکي پیدایش کو سن عیسوي سے پانسو چالیس
برس پہلے ٹھہراتے هیں مگر تبت یعني تاتار کے رهنے
والے جوکہ بدھ کے مذهب پر چلتے هیں اُنکي تواریخ کے
مطابق وہ سن عیسوي سے چارسو تیس برس پہلے پیدا

هوا اور آسکي جاے پیدایش میں بھي اختلاف واقع هی
چین سیام اور جپان کے رهنے والے اور پورب کي طرف کي
قومیں جوکه اس مذهب کو مانتے هیں کهتے هیں که وه
مگده میں پیدا هوا تها اور برما والونکے ایلچي جو چند
مدت پیشتر لاٹ ولیم بنٹک صاحب کي ملازمت کے واسطے
هندوستان کے مغربي ضلعوں میں جاتے تھے وے بده
گیا میں اپنے مرشد کي اصلي درگاه میں پرستش کرنے
کے واسطے ٹهہرے مگر تبت کے رهنے والونکي تواریخ
میں لکها هی که وه کب لاوست میں جوکه کوسل یعنی
اوده کا ایک شهر هی پیدا هوا تها یے اختلاف اس
بات کو خیال کرنے سے مطابق هو سکتے هیں که گوتم کے
وقت میں تمام شمالي ضلعے مگده کے راج میں داخل
تھے اور تهوڑاسا ملک اوده کا جوکه سورج بنس والوں کے
پاس تها وه بهي اسهي میں شامل تها اسواسطے یهه
بات بیان کرني کافي هی که گوتم مگده کے ملک میں
پیدا هوا تها اور لقب بده کا جوکه چندربنس کے والد کا نام
تها اسکو امتیازا دیا گیا تها جب که وه پیدا هوا تب
هندوستان کے تمام شمالي ضلعوں میں بده کا مذهب
مرایج تها اور برهمنوں کا مذهب جوکه آخرکو تمام
هندوستان میں پهیل گیا صرف چهوٹے سے ملک قنوج
میں رواج رکهتا تها اور بده کے مذهب کا بهت دور تک

پھیل جانے کا ایک موجب یہہ ھی کہ الورا کے مغارے
فقط بدھ ھي کي پرستش کے واسطے بنائے گئے تھے یے
مغارے صرف طاقت‌مند اور مالدار راجوں کے کھدوائے
ہوئے ھونگے جو کہ بدھ کے مذھب‌کو مانتے تھے مگر وہاں
یہہ بھي دیکھنے میں آیا ھی کہ اس مذھب کے نشان تاۓ
رھنے کے واسطے پہاڑ کے چٹان کھودے گئے اور مندر بنائے
گئے تھے اور اُن راجوں نے جوکہ بدھ کو مانتے تھے بدھ کي
صورت کمرکوہ کے پتھروں پر کندہ کروائي تھي بعد ازاں
جب کہ بشن اور شیو کے مذھب نے بدھ کے مذھب
پر غلبا پایا اور بدھ کے پیرو ھندوستان میں سے
خارج ھوئے تب یے مندر برھمنوں کي پرستش کے
لیئے مخصوص ھوئے اور اس سبب سے ھم دیکھتے ھیں
کہ حال کے دیوتا وغیرہ کي صورتین بدھ کي مورتوں کے
پاس بني ھیں مگر جن شخصوں نے کہ اُن مندرونکو
غور سے دیکھا ھی وے کہتے ھیں کہ دیوتاؤنکي
صورتیں بدھ کي مورتونکي نسبت بہت ھنر سے کندہ
ھوئیں معلوم ھوتي ھیں جس سے دریافت ھوتا ھی
کہ وے بدھ کي صورتوں سے پیچھے بني ھیں جسوقت
میں کہ سنگ تراشي کا فن کمال‌کو پہنچا تھا اِسسے یہہ
بات دریافت ھوسکتي ھی کہ یے مندر بدھ کے
پیرووں نے بنائے ھونگے *

بدھ کا مذھب برھمنوں کے مذھب سے ایسا مختلف تھا کہ ھمکو کچھہ عجب نہیں معلوم ھوتا کہ برھمن بدھ والوں سے اتني دشمني رکھتے تھے کہ وال میکہ نے رامایین میں بدھ کے پیرووں کو راچھسونکي برابر ٹھہرایا ھي اسکي وجہ دریافت کرني کچھہ مشکل نہیں ھی بدھ کے پیرو برھمنوں کے دیوتاؤنکو نہیں مانتے تھے اور بیدونکي راہ پر بہت چلتے تھے اور ذاتوں کے فرق کو جایز نہیں رکھتے تھے اور پوجاریوں کا کام موروثي نہیں تھا معلوم ھوتا ھی کہ حقیقت میں یہي قاعدہ اگلے زمانے کے برھمنوں میں بھي جاري تھا اور اغلب کہ وشوامتر سب سے پہلا سودر تھا جوکہ برھمنونکي قوم میں داخل ھوا بدھ کے پوجاریونکي ایک علحدہ گروہ تھي جسمیں کہ دنیادار لوگ داخل ھوسکتے تھے اور شادي نکرنے کا عہد کرتے تھے مگر برخلاف اِسکے برھمنوں میں یہہ رسم نہیں تھي کوئي غیر قوم کا آدمي انکي گروہ میں داخل نہیں ھوسکتا تھا اور شادي کرني گویا زنار بندي کي برابر ضرور جاني جاتي تھي برھمن کا بڑا مطلب یہہ تھا کہ ایک لڑکا پیدا ھووے جوکہ اسکے کریا کرم کرے جس حالت میں کہ اتنا اختلاف ھو تو کچھہ تعجب نہیں ھی کہ برھمن بدھ کے پیرووں سے

اس سے زیادہ عداوت رکھیں جتنی عداوت کہ وے چھتریوں سے جو کہ اُنکے قدیمی رقیب تھے رکھتے تھے اور یہہ مخالفت برھمنوں کے دل میں شاید اپنے ضعف کو اور بدھ کے راجونکی شان و شوکت کو دیکھنے سے اور زیادہ ہوئی جنکی سلطنت تمام شمالی ھندوستان میں تھی معلوم ھوتا ھی کہ گوتم کے آنے کے سبب سے ان دونوں فرقوں میں پھر دشمنی تازہ ھوئی مگر برھمنوں کا مذھب اسکی رسمیات کی دھوم دھام کے باعث سے جاھل لوگوں کے دل پر بہ نسبت سادہ مذھب بدھ والونکی بہت زیادہ اثر کرنے کے لایق تھا اغلب کہ روز بروز برھمنوں کے مذھب میں لوگ آتے گئے یہاں تک کہ برھمنوں نے جتھابانڈھکے اپنے تئیں اس بڑی لڑائی کے قابل پایا جس سے کہ برھمنوں کے دشمن یعنی بدھ والے خارج ھوئے اور برھمن مالک ھوئے *

ھمنے پہلے ذکر کیا ھی کہ دارا شاہ ایران نے سکندر کے وقت سے دو سو برس پہلے ھندوستان کا بہت بڑا حصہ ایران کی سلطنت میں شامل کیا تھا اور ھندوستان کی رعیت پر بہت سخت محصول مقرر کیا مگر ھمارے پاس کوئی ایسے نوشتے موجود نہیں ھیں جنسے دریافت ھو کہ یہہ دورکا صوبا اس زمانے میں بھی

جب که ایران کي سلطنت میں اور مشرقي سلطنتونکي
طرح بادشاهوں کے عیش و عشرت میں مصروف رهنے
سے ضعف آیا اس سلطنت کے شامل رہا مگر غالب هی
که هندوستان کا یهه صوبا فارس کي سلطنت میں جب تک
رہا تب تک که سکندر شاه مقدوني نے جو که قدیم
زمانے میں لڑائي کے فن سے خوب ماهر تها ایران
کي سلطنت کو شکست نه کیا سکندر تهوڑے سے یوناني
سپاهیوں سے جنکو اُسکے باپ فیلقوس نے لڑنے کا
فن سکهلایا تها اور جنکو که اُسنے اپني هنر مندي اور
جوانمردي سے خود پخته اور درست کیا تها ایران کي
سلطنت کو بگاڑکے اپنے لشکر کے ساتهه دریاے سنده
کے کنارے پر آیا اور بعضے مورخ کهتے هیں که وه
صرف هندوستان کے اُن ضلعوں کے لینے کے اِراده سے آیا
جوکه ایرانیوں کے قبضے میں تهے اور جو که دارا کے مرنے
کے بعد خود مختار اور سرکش هوگئے تهے مگر سکندر کو
کوئي ایسا بهانا سنده کے پار هونے کا درکار نه تها وه
اگلے بادشاهوں سے زیاده مهمین کرنے کا حوصله رکهتا
تها اور چاهتا تها که زمین کي انتها تک اپنا لشکر لیجاوے
اور اگر ایرانیوں کے پاس ایک قدم بهر زمین بهي
هندوستان میں نهوتي تب بهي سکندر هندوستان
پر حمله کرنے کا اراده کرتا تین برس تک اُسکي فوج

نے لڑائي کوچ وغیرہ میں بہت سختي اُٹھائي تھي
اور جاڑے کے موسم میں جب کہ اُسنے اُن پہاڑونکي
طرف جن پر برف پڑتي تھي چڑھائي کي تب اُسکے
لشکر نے بہت مصیبت کھینچي تھي اسکے عیوض میں
سکندر نے ہندوستان کي لوٹ میں سے اُنھیں انعام
دینےکا اقرار کیا کابل کو جو کلید ہندوستان کي مشہور ھي
فتح کر کے اسنے سندہ کي دونوں طرف کے سردارونکو
اِطاعت کرنےکا حکم دیا اور تھوڑي سي فوج سندہ پر
پل باندھنے کے واسطے بھیج دي اور آپ درمیان کے ملکونکي
فتح کرنے میں مصروف رہا سکندر کو دریافت ھوا کہ
سندہ کے اوپر کے حصے کے پہاڑي لوگ اگرچہ دلیري
میں کوتاھي نہیں کرتے تھے مگر اسکے پرانے سپاھیونکي
ھوشیاري اور محنت و مشقت سے ھرایک مشکل آسان
ھوگئي آخر کو وہ سندہ کے کنارے پر آن پہنچا اور
کشتیوں کا ایک بیڑا طیار کر کے اٹک تک پہنچ گیا
جہانکہ پل کو طیار ھوتے ھوئے دیکھکر اسنے اسطرف سے
ہندوستان میں داخل ھونےکا اِرادہ کیا جہانسے کہ تواریخ
کي ابتدا سے بادشاھوں نے ہندوستان پر حملے کیئے ھیں
آخرش اھل انگلنڈ جو کہ سمندر میں بہت قدرت
رکھتے ھیں جہازوں میں بیٹھکر ہندوستان میں
آئے اور پچھم کي عیوض پورب سے ہندوستان کو فتح

کرنے لگے جب سکندر سندھ کے پار ھوا تب اُسکي عمر
تیس برس کي تھي وہ کوئي ایسي لڑائي نہیں لڑا تھا
جسمیں کہ اُسنے فتح نہ پائي تھي اور کسي ایسي ولایت
کي طرف حملہ نہیں کیا تھا جسکو وہ اپنے قبضے
میں نہ لایا ھو جواني کے جوش میں اسنے اٹک کا پل
اُتر کے ھندوستان پر ایک لاکھہ بیس ھزار فوج سے
حملہ کیا اُسوقت میں سندھ کي پورب طرف کے ملک میں
تین بادشاہ تھے ایک ابي‌سریز جسکا ملک پہاڑوں میں
تھا جوکہ غالبا کشمیر ھووے دوسرا ٹیکسائیلیز اس ملک
پر حکومت کرتا تھا جو دریاے سندھ اور دریاے
جیلم کے بیچ میں واقع ھے تیسرا پورس جو غالبا
پورو پانڈو کي اولاد میں ھوگا جوکہ جیلم سے پورب کو
ھستناپور کي طرف کا ملک رکھتا تھا سکندر کے مورخ
دو بادشاھونکا ذکر کرتے ھیں جنکا نام پورس تھا ایک
اُنمیں سے ھستناپور میں رھتا تھا اور دوسرا پنجاب میں
راج کرتا تھا دونوں چندربنس میں سے تھے ابي‌سریز نے
اپنے بھائي کو معہ تحفہ و نذرانہ سکندر کے خوش کرنے
کے واسطے حضور میں بھیجا اور ٹیکسائیلیز نے سکندر سے
بہت شوق کے ساتھہ ملاقات کي اور اپنے دارالخلافہ ٹیکسلا
میں اُسکي معہ فوج ضیافت کي جہانکہ سکندر نے
اپنے تھکے ماندے سپاھیونکو چھوڑ دیا اور کچھہ فوج

بهي سرکشي کے انسداد کے واسطے رکهه گيا اور خود چيده جوان همراه ليکر جيلم کي طرف جو که پنجاب کے درياؤں ميں سے ايک دريا هی چلا برسات کا موسم بهي شروع هونے لگا تها دريا بهت بڑهگيا اور پورے ايک † ميل بهر اُسکا پاٹ پهيل گيا پاني بهت زور شور سے بهتا تها پورس کا لشکر دوسرے کنارے پر جمع تها اور قصدا سکندر کي مزاحمت کرنے کو سدراه هوا پورس کي فوج خوب انتظام سے مستعد تهي اور سکندر کو هرايک جگهه پر گذرنے سے مانع آتي تهي سکندر کو دريافت هوا که لڑائي ميں دريا کا پار هونا اور مهمونکي نسبت بهت مشکل هی پورس نے لڑائيکے هاتهيوں کي قطار دريا کے کنارے پر کهڑي کي اور سب طرف سے پار هونے کا رسته بند کرديا پورس کسي طرف سے غافل نه تها جب که سکندر پار هونے کا اِراده کرتا تها اُسهي لحظه هندو اُسکا مقابله کرتے تهے سکندر کو يقينا معلوم هوا که زبردستي سے درياسے گذرنا ناممکن تها کيونکه اُسکے سوار هاتهيونکے سامهنے صف نهيں بانده سکتے تهے اُسنے حکمت سے دريا پار هونے کا اِراده کيا سکندر کو دريافت هوا که

---

† ايک انگريزي ميل ستره سو ساتهه گز کي برابر هوتا هی

اُسکے مقام سے دس کوس کے فاصلے پر دریا میں ایک
جزیرہ تھا ایک اندھیری رات میں جب کہ ہوا مینھ
اور گرج سے بادل کے کچھہ شور غل نہیں سنائي دیتا تھا
وہ گیارہ ہزار پرانے سپاھیونکو ساتھہ لیکر اُس جزیرے
کي طرف چلا اور رات هي رات میں دریا سے پار هو گیا
دن نکلتے تک جیلم کے پورب کے کنارے پر پہنچکر پورس
کي هرول کے حصے کو هٹا دیا فورا اِس بات کي خبر
هندوٴنکے راجا کے پاس پہنچي اور اسنے اپنے بیٹے کو
تھوڑے سے آدمیوں سے دشمن کو هٹا دینے کے واسطے
بھیجا اور خیال کیا کہ دشمن کي فوج میں سے صرف
ایک غول علحدہ هوکر چلا آتا هوگا کریٹرس نامي
ایک سردارنے فوج کي اُسمقام پر صف باندھي جہانکہ
سکندر کا خیمہ پیشتر سے کھڑا تھا جس سے پورس کو
یقین هوا کہ صرف تھوڑے هي سے آدمي دریا پار هوئے
هوں گے غرضکہ پورس کا لڑکا جلد مارا گیا اور فوج نے
شکست پائي اس حادثہ سے اور اور خبرونسے اب پورس کو
معلوم هوا کہ البتہ سکندر خود پار هوا هی تو پورس
خود چار هزار سوار اور تیس هزار پیادے اور رتھہ
اور هاتھي لیکر سکندر سے لڑنے کے واسطے چلا
غالب کہ پورس کي فوج میں سب چھتري هونگے جو کہ
دلاور سپاهیوں کي اولادمیں تھے اور سپاهگري کا پیشہ

قدیم رکھتے تھے اسنے بہت دانائي اور تدبیر سے صف باندھي اور سکندر کے ساتھہ جیسا کہ ھمنے پیشتر کہا ھی صرف گیارہ ھزار آدمي تھے مگر وے سب پرانے سپاھي جنپر کہ سکندر سے سردار کے ھونے سے فتح پاني نا ممکن تھي لڑائی بڑي دیر تک رھي اور دونوں طرف کي فوج خوب لڑي پورس کي فوج نے بہت بہادري ظاھر کي مگر سکندر کے سوارونکا مقابلہ کوئي نہیں کرسکا دوپہر پر دو بجے بعد ھندو بھاگنے لگے لیکن پورس ایک بڑے ہاتھي پر سوار ھوکر لڑتا رہا سکندر نے اُسکي بہادری پر خوب خیال کیا اور چاہا کہ اُسکي جان بچے اسواسطے اُسنے پورس کو کہلا بھیجا کہ اگر وہ ھمارے پاس چلا آوے تو اُسکي عزت اور حرمت میں کچھہ فرق نہوگا آخرکو پورس راضي ھوا اور سکندر کے پاس بے اندیشہ چلا آیا سکندر نے اُس سے پونچھا کہ کسطور کا سلوک تمسے کرنا چاھیئے اس نے بے اندیشہ جواب دیا کہ میں اپني نسبت شاہانہ سلوک کا مستحق ھوں سکندر نے اُسکي بے تکلفي اور بےباکي سے بہت خوش ھوکر اُسکے تئیں آزاد کردیا اور اسکے ملک کے ساتھہ اور ملک بھي اپني طرف سے اسکو دیا پورس نے سکندر کي فیاضي کا سلوک مانا اور ھمیشہ اسکا وفادار دوست بنا رہا اُس زمانے کے

هندو جب که کل جگ کا شروع تھا اب کي نسبت اور وضع پر تھے کیونکه اِس زمانے میں پورس کيسي شجاعت اور وفاداري کہاں پاویں گے *

سکندر نے آینده کے واسطے اس دریا کے رستے کو اپنے قبضے میں رکھا اور حکم دیا که اسکے دونوں کناروں پر ایک ایک شہر تعمیر ہووے اور جیلم اور چناب کے بیچ کا ملک جوکه بہت آباد تھا اور جسمیں تیس پینتیس شہروں سے کم نہونگے پورس کے اختیار میں رکھا تب سکندر چناب کو اوتر کے پھر راوي کو اوترا اور وہاں کتھیوں کي خبر سني جوکه اغلبا تاتاري ہونگے اور هندوستان میں آبسے ہونگے یے لوگ ایک مقام پر جسکو سنگلا کہتے ہیں لڑنے کے واسطے جمع ہوئے تھے اُنکو سکندر نے بہت دقت سے اپنا مطیع کیا اُنمیں سے سوله هزار نفر مارے گئے اور ستر هزار اسیر ہوئے باقي پہاڑونکي طرف بھاگ گئے *

سکندر ستلج دریا تک جو که اب سکھوں اور سرکار کمپني کے ملک کي حد هی کوچ کرتا چلا آیا وہاں اُس نے مگده کے ملک کا حال سنا جسکا طاقت مند راجا چھه لاکھه پیادے تیس هزار سوار اور نو هزار ہاتھي کي جمیعت رکھتا تھا ایک مورخ کہتا هی که چندرگوپت جوکه بعد ازاں مگده کا راجا ہوا سکندر کے لشکر میں

گیا اور اُسسے بہت بےمحابا باتیں کیں غالب کہ
سکندر نے اِسهي کي زباني مگدہ کے راجا کي طاقت اور
اسکي دارالخلافہ پاٹلي پوترکي شان اور شوکت کا ذکر سنا ہو
جسکو نو میل طول میں کہتے تھے اُسنے اس شہرکي
فصیل پر اپنا جھنڈا کھڑا کرنیکا داعیہ کیا اور کوچ کرنے
اور ستلج سے پار ہونے کا حکم دیا مگر اُسکي فوج زخمي
ماندي اور تھکي ہوئي تھي مینہہ کي شدت سے جسمیں
کہ اُسکے لشکر والے ہندوستان میں آنے کے روز سے
ہمیشہ رہے تھے اسکي فوج کا عزم سست ہوگیا تھا
جیسا کہ اب تک اہل یورپ ہندوستان کي بارش سے دق
ہوجاتے ہیں اسیواسطے سکندر کے لشکر نے اسکے ساتھہ
جانے سے صاف انکار کیا اُسنے ساتھہ لیجانے کے
واسطے کبھي اپنے سپاہیوں کي عاجزي کي اور کبھي انکو
دھمکي دي اور کبھي انکي خوشامد کي مگر اُنھوں نے
ہرگز ساتھہ چلنے کا اقرار نہ کیا اسیواسطے سکندر لاچار ہوا
اور ستلج سے آگے فتح کرنے نہ پایا اور اُلٹا پھرتے وقت
بارہ بڑي قربانگاہیں اپني مہمات کے نشان باقي رہنے کے لیئے
تعمیر کیں تمام ہندوستان کي فتح کرنے کے اِرادے
میں شکست پاکر بالفعل سندہ دریا کو اپني حد بنانے کا
قصد کیا اور پھرتے وقت اُس دریا کے امتحان کرنے کا اِرادہ
کیا اسیواسطے اُس نے ایک بڑا بیڑا طیار کروایا اور اپني

فوج کو سندھ کي ندیون کي راہ سے سوار کرواکر آپ بھي
بڑي عظمت اور شان سے کشتي پر سوار ھوکر چلا راہ میں
ملتان اور وچ کے اضلاع میں سکندر کو بہت سي مزاحمت
درپیش آئي بلکہ ایک شہر کے محاصرہ کرنے میں
سکندر کي جلدي سے اُسکي جان خطرے میں پڑي مگر
اُسکي عقلمندي اور اُسکي فوج کي دلیري سے تمام
مزاحمت جاتي رھي آخر کو جہانکہ سندھ دریا سمندر
سے مل جاتا ھی وہاں پر جا پہنچا سکندر کا عزم اور
داعیہ بہت بڑا تھا شاید کہ اور پادشاھوں میں سے
کسي کا اِتنا حوصلہ نہوگا اُسنے اِس بات کا اِرادہ کیا تھا
کہ ھندوستان میں اور ایران کے دریاؤں میں اور
بحر قلزم میں سمندر کي راہ سے آمد رفت کا رستا جاري
کرے اِس بات کے واسطے جہانکہ دریاے سندھ سمندر
سے ملا ھی وہاں اُسنے بندرگاہ بنائي اور ایک بیڑا
طیار کروا کے نیارکس کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ
دریاے فراط کے دہانہ تک جاوے یہہ سفر جو کہ اب
ھرایک جہاز والا آساني اور جلدي سے کرسکتا ھی اُس
زمانے میں ایسي ایک بڑي مہم تھي کہ جسکا ذکر
کبھي نہیں لکھا گیا تھا نیارکس کا عزم درست آیا اور
اگر سکندر جیتا رھتا تو بے شک نیارکس کے سفر کے سبب
سے سوداگري کو خوب چلا دیتا مگر ھندوستان سے پھر

جانے کے دو برس بعد سکندر کو بابل کي دل دل کے پاس بخار آیا اور وہ بتیس برس کي عمر میں کہ عین شباب کا وقت تہا جوان مرگیا اس بات میں کچھہ شک نہیں هی که سکندر کا یہہ اِرادہ تہا کہ اور نئي فوج ساتہہ لیکر هندوستان پر حملہ کرے اور یہہ پہلو غالب هی کہ اگر وہ هندوستان پر حملہ کرتا تو اُسکو بالکل فتح کرلیتا پچہم کے دریا اور پہاڑوں پر غالب هوکر هندوستان کو جوکہ ایک میدان هی فتح کرنا کیا دشوار تہا اسکے سوا جس حالت میں کہ پورس کا ایسا بہادر لشکر اسکے تئیں آنے سے باز نہیں رکھہ سکا تو پورب کي طرف کے کم زور راجا سکندر کو کب روک سکتے سکندر نے هندوستان میں کچھہ قیام نہیں پکڑا مگر پچہلے بادشاهوں کے واسطے اُس میں مقام کرنے کي راہ جاري کرگیا اگرچہ احوال اس سلطنت کا جو یونانیوں نے بخارا میں مقرر کي خوب صاف دریافت نہیں هوتا هی مگر پہر بهي یہہ بات بخوبي ثابت هوتي هی کہ هندوستان کے شمال میں بعضے اچھے اچھے صوبونکو یوناني اپنے قبضے میں لاکے اُنپر قابض و متصرف تھے *

سکندر کے همراهیوں نے اُس زمانے کے هندوستان کے رهنے والونکي راہ و رسم کا حال لکھا هی ذیل کي لکھي هوئي

باتوں سے جوکه انتخابي هيں اُنهه لوگوںکو جوکه هندوستان کے حال سے واقف هيں يهه بات دريافت هوگي که قديمي باشندے حال کے باشندوں سے کتنے ملتے هيں اول هندوستانيونکا بدن نازک هوتا تها دوسرے وے صرف اناج اور ترکاري کها تے تهے تيسرے وے ذاتوں اور گروهوں ميں منقسم تهے اور خاندانوں ميں پيشے موروثي جاري تهے چوتهے وے سات برس کي عمرميں شادي کرديتے تهے اور غير ذات ميں شادي کرني منع تهي پانچويں مرد کانوں ميں بالے پهنتے تهے اور رنگ برنگ کے جوتے اور برقعے بهي پهنا کرتے تهے اور سر اور کندهوں پر کپڑا اوڑهتے تهے چهتهے وے منهه پر رنگ ملاکرتے تهے ساتويں اُنميں يهه قاعده تها که صرف بڑے آدمي چهتري لگا يا کرتے تهے آٹهويں دوباڑي تلواريں اور کمانيں جوکه پيروں سے کهينچي جاتي تهيں رکها کرتے تهے نويں وے جنگلي هاتهي ايسي تدبيروں سے پکڑا کرتے تهے جسطور پر که اب بهي پکڑتے هيں دسويں وے بهت سفيد روئي کے کپڑے بن ليتے تهے گيارهويں هندوستان ميں بهت بڑي چينٹياں ديکهنے ميں آتي تهيں مگر اِس بات ميں وے مورخ مبالغه کرتے هيں شايد آنکي مراد ديمک سے تهي بارهويں کاٹهه کے گهر بڑے درياؤں کے کناروں پر واقع هوتے تهے جنکو کبهي کبهي دريا کے بهاو کي تبديلي

کے وقت ھعا لیتے تھے تیرھویں ھندوستان میں تاڑکا درخت ھوتا تھا چودھویں بڑکا درخت اکثر ھوتا تھا جسکے نیچے جوگي لوگ بیٹھے رہا کرتے تھے *

اِنھہ باتوں سے ثابت ھوتا ھیکہ جو دستور کہ ھندوٴں میں اب رایج ھیں وے اُنھہ دستوروں سے جوکہ سکندر کے وقت میں اور دوھزار ایک سو برس اب سے پہلے رواج رکھتے تھے بہت مختلف نہیں ھیں اور یہہ بات بھي اطلاع دینے کے لایق ھی کہ اگرچہ سکندرکا نام ھندوٴنکي کسي کتاب میں درج نہیں جس سے دریافت ھوتا ھی کہ ھندوٴنکے نوشتے جوکہ ھمیں بہم پہنچے محض ناتمام ھیں مگر پھر بھي اسکے نام کو مسلمانوں نے ھندوستان میں بہت مشہور کیا تھا اور وے اُسکو بڑا بہادر اور جري سمجھتے ھیں جب کہ اھل اِسلام نے سمندر کے پار کي فتوحات حاصل کیں تب سکندرکا نام سمندر کے پار تک مشہور ھوگیا اور دور کے جزیروں جاوا اور سمترا کے باشندے اسکندر کي مہمات سے اب تک گیت بناکر ساکھا گاتے ھیں *

چوتھا باب

جب که سکندر نے هندوستان پر حمله کیا تب مہانند
جسکو که پرمراکي قوم سے اور تکشک کي نسل میں سے
کہتے هیں مگدھ کے راج پر پاٹلي‌پوتر میں حکومت کرتا
تھا اور بیان کرتے هیں که وہ بیس هزار سوار اور دو لاکھه
پیادے اور ہاتھي وغیرہ همراہ لیکر سکندر کا مقابله
کرنے کو مستعد هوا تھا مگر سکندر جیسا که پہلے حال
لکھا گیا هی اپني فوج کي سرکشي کے باعث سے ستلج
پر سے اُلٹا پھر جانے کو مجبور هوا *

مہانند کو اسکے وزیر نے مروا ڈالا اور کہتے هیں که
مہانند کے بعد اُسکے آٹھه بیٹوں نے بارہ برس تک یعني
سن عیسوي سے تین سو پندرہ برس پہلے تک بالاتفاق
سلطنت کي انمیں سے ایک بیٹا چندرگوپت تھا جو که ایک
حجام کي جورو کے پیٹ سے تھا اگرچه چندرگوپت بہت
لئیق تھا مگر اسکے اور بھائي اُسکے تئیں حقیر جانتے
تھے اور بعضے اسطور پر کہتے هیں که چندرگوپت کو اسکے
بھائیوں نے پاٹلي‌پوتر میں سے خارج کردیا اور یهه که
وہ هندوستان کے ضلعوں میں تباہ پھرتا تھا جہاں سے

آکے آخرکو چندرگوپت اپنے وزیر اور رفیق چانکیا کي اِعانت سے جسنے که شاهزادونکو قتل کیا پادشاه بنا اس بات کو اور مورخ علحده علحده طور پر بیان کرتے هیں اگرچه سبکے کلام کا خلاصه ایک هي هی مگر اُس زمانے کے سب مورخ اس بات کو بالاتفاق اظهار کرتے هیں که چانکیاکو ایسے سخت گناه کے کرنے سے اسقدر پشیماني هوئي که اُسکے کفارے میں اُسنے بهت سي تپشیا کي اور اُسکا کفارا اُس زمانے کي وارداتوں میں بهت مشهور هوکر قصوں اور افسانوں میں درج هوا اور شعرونکا ایک نیا مضمون ٹهہرا شاعروں نے اپنے شعروں کي رنگیني کے لئے اس معاملے میں دیوتاؤنکا دخل بیان کیا اور لکها که چانکیاکے کفارےکا چرچا اِندرکے سورگ میں هوا جهانکه دیوتاؤں نے اس گناه کا کفاره تجویز کیا اور ایک کوے نے چانکیا سے یهه حال بیان کیا *

کهتے هیں که چندرگوپت نے ایک جدید خاندان موري کو بنا کیا مگر یهه بات اس ماجرے سے که وه مهانند کا بیٹا تها مطابق کرني بهت مشکل هی خواه چندرگوپت موري کے خاندان کا باني تها یا نه تها لیکن اُسکے اس خاندان میں سے هونے کے باب میں اکثر مورخونکي رائیں متفق هیں که اسمیں شک کم واقع هوسکتي هي پورانوں میں لکها هی که چندرگوپت

شیش ناگ کي اولاد میں سے تھا جوکہ سن عیسوي سے چھہ سو یا سات سو برس پہلے سندہ کے پار سے تکشک قوم کو ھندوستان میں لایا تھا جیسا کہ ھمنے تحریر کیا ھی معلوم ھوتا ھی کہ چندرگوپت بہت لیاقت رکھتا تھا اور اسنے اپني سلطنت کو پچھم کي طرف کے اس حملے سے محفوظ رکھا جوکہ سکندر نے صرف آغاز کیا تھا *

سکندر کي وفات کے بعد اُسکے رفیقوں نے ملک کو آپس میں بانت لیا سلوکس کو بابل کا صوبا ملا جسمیں کہ تمام وے ملک تھے جوکہ دریاے سندہ کے قریب واقع ھیں سکندر کے سرداروں میں سلوکس بہت اُولوالعزم تھا اور اُسنے ھندوستان پر پھر کے ازسرنو حملہ کرنے کا ارادہ کیا جسمیں کہ خود سکندر کا قصد پیشرفت نہوا تھا مگر کہتے ھیں کہ ھندوستان میں آتے وقت چندرگوپت کي فوج نے اُسکا مقابلہ کیا اور چندرگوپت نے اُس نئے دشمن سے اپنے ملک کي سرحد پر لڑنے کا تہیہ کیا تھا مورخین اس مہم کو کئي طرح پر لکھتے ھیں یونانیونکے قول کے موافق سلوکس نے فتح پائي مگر اِس باب میں اس لیئے شک واقع ھوتي ھی کہ اُسنے ھندوراجا سے صلح کي اور اُسکو تمام وے ملک دے دیئے جوکہ یوناني سندہ کي پورب کو اپنے

قبضے میں رکھتے تھے اور اُنکے عیوض میں چندرگوپت سے هرسال پچاس هاتھي خواه بطریق خراج کے خواه بطریق تحفه کے لینے ٹھہرائے سلوکس نے اپني بیٹي کي شادي چندرگوپت سے کردي اور بابل و پاٹلیپوترکے حاکموں میں دوستي اور اتفاق رهنے کے واسطے میگس تھي نیز کو بھیجا که وه اُسکي طرف سے وکیل کے طور پر چندرگوپت کے دربار میں رها کرے میگس تھي نیز سے قدیم مورخوں نے هندوستان کا بہت حال دریافت کیا هی اگرچه وه کبھي کبھي ایسي باتیں که جنپر اعتماد نه هوسکے لکھتا هی پھر بھي هندوستان کے باب میں اسکا بیان بہت درست هی اور اُسکي بہتیري باتوں کا پچھلے لوگوں کے کلام سے ثبوت پہنچتا هی مگر بہت افسوس کي بات هی که اسکا اصلي روزنامچا گم هوگیا اُسکي صرف وے جزئیات همارے هاتھه لگیں جوکه پچھلے مورخوں نے نقل کرلي تھیں *

سب سے زیاده معتبر نوشتوں سے جوکه همارے تئیں بہم پہنچ سکتے هیں معلوم هوتا هی که چندرگوپت نے چوبیس برس تک راج کیا اور سن عیسوي سے دوسو بانوے برس پہلے اِس دنیا سے کوچ کیا اور اسکے پیچھے اسکا بیٹا مترگوپت گدي پر بیٹھا جسکے پاس سلوکس

نے دونوں سرکارونکي سلوک دوستي کو تجدید دینے کے
واسطے دوسرا ایلچي بھیجا سلوکس کے خاندان میں خود
اُسکے سوا کوئي اور لایق کا آدمي نہیں پیدا ھوا اُسکے
جانشین جلد خراب ھوگئے جیسے کہ پورب کے پادشاہ خراب
ھو جاتے ھیں جوکہ بے محنت و مشقت بڑي
سلطنت اور طاقت کا ورثا پاتے ھیں * سلوکس کے
جلوس سے قریب سو برس بعد این ٹي اوکس نے سلوکس کي
سلطنت کو تباہ کیا مگر کہتے ھیں کہ این ٹي اوکس نے
سوف جي نیز سے جوکہ چندرگوپت کا پوتا تھا جسکا نام
ھندؤنکي کتابوں میں کسي نام سے نہیں مل سکتا
ھي عہد و پیمان کیئے اُس عہد کے موافق ھندوستان کے
راجا نے بخارا کے پادشاہ کو ہاتھیونکے سوا خراج میں
ھر سال روپئے دینے کا بھي اقرار کیا یہہ یوناني سلطنت
تھوڑي سي مدت بعد تباہ ھوگئي اور بخارا کي ایک نئي
سلطنت پیدا ھوئي جسکے پادشاھوں نے ھندوستان میں
سب یونانیونکي نسبت دورتک ملک فتح کیئے ھندوستان
کے مغربي ضلعوں میں جو کھودتے وقت اِن دنوں
میں سکے نکلے ھیں انسے معلوم ھوتا ھی کہ یے
پادشاہ جوکہ سندہ کي پچھم کے ملک پر حکومت کرتے تھے
ھندوستان کے بیچا بیچ تک اپني فوج کو لے گئے تھے اُن
خاندانونکي حکومت کي مدت کو اور تبدیلي کے عصر کو

دریافت کرنا بہت دشوار هی مگر اِن نوشتوں سے جوکه
بہم پہنچے هیں معلوم هوتا هی که بخارا کي تین پادشاهتیں
تهیں جوکه سندھ کے دوطرف پر واقع اور شاید که
ایکهي عصر میں موجود تهیں مگر تواریخونکي ربط وضبط
اور نسبت کا حال هم نہیں لکهه سکتے هیں وشن پوران
اور بهاگ وت سے معلوم هوتا هی که هندوستان کے
ایک حصے میں یون کے آٹهه راجا تهے اغلب که یهي
بخارا کے پادشاهونکا بهي حال هو جنهمیں سے بہت نامور
پادشاهت وہ تهي جسپر که مینان‌ڈر حکومت کرتا تها
جوکه پرانے زمانے کے سلطانوں میں بہت ممتاز هی
اور جسکا عہد مملکت سن عیسوي سے تخمینا دوسو برس
پہلے تها یوکریٹی ڈیز جوکه میناں‌ڈر کے بعد هوا کہتے
هیں که سندھ دریا کے سمت پورب کو پانچ هزار شہر
اپني حکومت میں رکهتا تها اس کلام پر خوب اعتماد
نہیں آسکتا مگر اِسسے یهه بات ثابت هوتي هی که
چندرگوپت کے بعد جو پادشاہ هوئے انهوں نے
اپنے تئیں آٹهه لوگوں کے حملے سے جوکه پچهم کي
طرف سے آتے تهے به هزار مشکل بچایا متهریڈیٹیز
† پارتهیا کے راجا نے یوکریٹی ڈیز کو زیر کیا اور

---

† یهه ملک خوارزم اور مازندران و خراسان کي پائین
میں واقع هی *

هندوستان کے جتنے ملک یوکریٹی ڈیز کے پاس تھے
انکو پارتھیا کے حاکم نے اپنے قبضے میں کرلیا کہتے
ہیں کہ اسنے سندھ سے لیکر گنگا تک تمام ملکونکو
فتح کیا اور جو لوگ کہ سلف کا حال دریافت کرتے
ہیں متھری ڈیٹیز سے اور اُسکے جانشینونسے اُنھہ
سکونکو جوکہ آگرہ اُجین اوراجمیر میں اکثر نکلتے ہیں
منسوب کرتے ہیں یہہ بات عجب طرحکي ہی کہ اُنھہ
سکوں میں سے کسي سکے پر ناگري حرف نہیں لکھے
جسے ہم یہہ بات خیال کرسکیں کہ وے پادشاہ
جنکا سکہ اور صورت اُنپر موجود ہی سندھ
دریا کے پچھم کے ملکوں پر سلطنت کرتے
ہوں گے *

مگدہ کے راجا جوکہ هندوستان کے اُس حصے پر
حکومت کرتے تھے جسمیں کہ گنگا بہتي ہی اور جنکا راج
کئي خاندانکے راجوں کے وقت میں آٹھہ سو برس تک رہا
یعنی سن عیسوي سے تین سو پچاس برس پہلے سے لیکر
چارسو پچاس برس بعدتک ہوگا وے هندوستان کے راجوں
میں بہت عقلمند تھے اور انمیں چندرگوپت کے جانشین
بہت ممتاز معلوم ہوتے ہیں باوجودیکہ بہارا کي طرف
سے حملے متواتر ہوتے تھے مگر کہتے ہیں کہ چندرگوپت
کے جانشینوں کے عہد میں ملک ایسا آباد تھا اور اسقدر

خوش که اگلے زمانے میں کبھي ایسا نه هوا تها
راجا پرجا امن امان خوش گذران رهتے آپس میں
تجارت خوب هوتي تهي اور باهر کي سوداگري بهي
خوب افراط سے جاري تهي اور چونکه انکے پاس
بنگالے کا صوبا جو که سمندر کے کنارے پر واقع هی تها
اس سبب یقین هوتا هی که وے سمندر کي راه سے
تمام ان ملکوں سے جو که بحر هند کے آس پاس واقع
تهے تجارت کرتے هونگے پاٹلي پوتر سے سنده تک ایک
شاهراه بني تهي اور هر ایک منزل پر ایک چهوٹا سا
مینار بنا هوا تها پاٹلي پوتر سے بروچ کو جو که بمبئي کے
پاس هی ایک اور رستا جاتا تها وے حتی المقدور
علم کي ترقي میں کوشش کرتے اور عام لوگونکي
زبانوں میں کتابیں لکهوا کر عوام میں علم پهیلانے کا
اراده کرتے تهے اور یهه بات بهي بیان کرنے کے لایق هی
که جسوقت میں مگده کے راجا عام زبانونکي اصلاح
میں اتني کوشش کرتے تهے یقین که اُس ایام میں سنسکرت
زبان نے بهي خوب جلا پائي هو*

جن دنوں میں که مگده کے راجا اپني سلطنت کو
بخارا کے بادشاهوں کے حملوں سے محفوظ رکهتے تهے اُس
زمانے کي کتابوں سے معلوم هوتا هی که اُنهیں دنوں
میں مگده کے بادشاهي خاندان میں بهي نااتفاقي تهي

اُن حملوں سے اور خانگي جھگڑونسے اُنکي طاقت گھٹ گئي اور اسوقت میں اُنکے ملکي اور مذھبي انتظام کے تباہ کرنے کے واسطے خوب قابو ملا معلوم ھوتا ھی کہ وے بدھ کے مذھب کو مانتے تھے جب تک کہ انکے تئیں اختیار رہا تب تک برھمن .جوکہ قنوج میں اختیار رکھتے تھے ھندوستان میں اپنا دخل نہ کرسکے اور ھمکو یہہ بھي دریافت ھوتا ھی کہ اسوقت میں سن عیسوي سے تخمینا دوسو برس پہلے برھمنوں نے اگني کولا کي نسل کو سرسبز کیا تاکہ وے کافروں سے یعنی بدھ والونسے جوکہ تکشک کي قوم میں سے تھے اور جنکا ھمنے ذکر کیا ھی لڑیں اگني کولا والونسے ھندوستان میں ایک ایسي تبدیلي ھوگئي جوکہ کبھي اسمیں نہیں ھوئي برھمن ھندوستان میں مختار کل ھوگئے اور دو ھزار برس سے اب تک ھندؤں کے دل پر تصرف رکھتے ھیں اگني کولا کي نسل کي پیدایش اور اُنکي فتوحات کا حال دونون مبھم ھیں ھندو شاستر کہتے ھیں کہ زمین پر کفر اور جہالت پھیل گئي تھي متبرک کتابیں پامال ھوگئي تھیں اور دیو یعنی کافرونکي نسل سے آدمي بہت لاچار ھوگئے تھے اسحالت میں وشوامترنے چھتریونکو پھر سے پیدا کرنے کا اپنے دل میں ارادہ کیا اسواسطے اُسنے آبو پہاڑ کي

چوٹی کو جہانکہ کئی منی رہا کرتے تھے اور جوکہ دھی کے سمندر پر فریاد کرنے گئے تھے جہانکہ اُنھوں نے خالق مطلق کو ایک ناگھہ پر جوکہ ابد کی علامت ھی بیٹھے ھوئے دیکھا پسند کیا جہانسے اُنھوں نے ابو پہاڑ پر چلا جانے کو اور چھتریونکو پھر کے پیدا کرنے کا حکم پایا وے معہ اِندر برھما رودر بشن اور اور دیوتاؤنکے اُلٹے پھرے اور انل کنڈ یعنی آگ کے کنڈ کو گنگا جل سے پوتر کیا اور اور رسومات بھی بجا لائے ان چار دیوتاؤں میں سے ھر ایک نے ایک ایک مورت بناکر اُبلتے ھوئے کنڈ میں ڈال دیں اور ان چاروں مورتوں کے چار آدمی بن گئے جوکہ اگنی کولا کی چار نسلوں کے یعنی پرمرا چوہان سولنکی اور پرہار کی نسل کے بانی ٹھہرے دیت جوکہ اغلب بدھ والو نسے مراد ھوگی اِن رسومات کو دیکھہ رہے تھے اور ان میں سے دو آگ کے کنڈ کے پاس پہنچ گئے تھے مگر نیا پیدا کرنے کی رسمیں تمام ھو چکیں تھیں اور نئے لڑنے والے کافروں کے سامھنے چلے اور لڑائی خوب ھونے لگی دیتوں کے خون میں سے اور دیت پیدا ھوتے جاتے تھے آخرکو اُن چاروں دیوتاؤں نے جوکہ اگنی کولا کے محافظ تھے اُنکے خون کو پی لیا اور اس حکمت سے اُنکی افراط کو روک دیا۔ جب کہ دیت مارے گئے تب خوشی کے

مادیانےکي آوازیں آسمان تک پہنچیں اور سوارکهه سے امرت برس نے لگا اور دیوتا بمانوں پر سوار هوکر آسمان میں پهرنے لگے اور اس فتح سے بہت خوش هو گئے *

شاعروں نے برهمنوں اور اگنيکولا والوں جوکہ برهمنوں کي طرف سے بدھ والوں سے لڑتے تهے انکے حال کو اِسطور پر شاعرانه لکها هی جیسا که اوپر بیان هوا یہه اگنيکولا والے اصلي باشندے نه تهے اورنه وے کسي اور قوم میں سے تهے جوکه پچهم کي طرف سے آبسي تهیں یہه غالب هی که برهمنوں نے تکشک کي نسل میں سے جوکه اس زمانے میں هندوستان میں مختار تهے بہت لوگوں کو اپنے مذهب میں لاکر انکے تئیں ان شخصونسے لڑنے کے واسطے جوکه اُنکے مذهب میں نه تهے مستعد کیا هوگا اور انل کنڈ میں جو اگنيکولا والوں کا دوبارہ پیدا هونا لکها هی اسسے معلوم هوتا هی که شاید وہاں کچهه مذهب کي تبدیلي واقع هوئي هو اگنيکولا والوں کي جو چار تفریقیں هوئیں ان سب میں پرمرا والوں نے بہت اختیار پایا اُنکا ملک نربدا کے پار تک تها اور هندوستان کا تمام درمیاني اور مغربي ملک اُنکي حکومت میں تها پچهم کي طرف سندھ دریا اُنکے ملک کي حد تها وے دکهن میں اپني فوج کو

لیکئے تھے اور معلوم هوتا هی که حقیقت مین انهون نے
بهي سب هندوُں سے پہلے نربدا کے دکهن کو ایک قایم
سلطنت بنائي هندوستان میں قدیم سے یهه بات
مشهور هی که بدہ والوں سے بهتیرے کشت و خون کے
بعد برهمنوں کا مذهب غالب هوا اغلب که اُن لڑائیوں
سے اگني کولا والوں کي فتوحات سے اِشارہ هو جنهوں نے
که برهمنونکي طرفداري کرکے انکے تئیں قنوج سے
باهر هندوستان کے جنوبي کناروں تک اپني حکومت
پهیلانے کا مقدور دیا اُسوقت سے آج تک برهمن کل
مذهبي اختیار رکهتے هیں انهوں نے لوگون کو اپني
مرضي کے موافق بنا لیا اور سب میں اپني ذات کو
فخر دیا هی اور تمام علم کو اپنے هي قبضے میں
رکهنے سے اور لوگون کو ایسي تابعداري میں کیا جسمیں
که عام لوگ جهالت کے سبب سے پابند رهتے هیں *

همنے ابهي اُن مندروں کا ذکر کیا هي جوکه بدہ
والوں نے پهاڑوں کو کاٹ کر هندوستان میں بنائے تهے
جب که برهمنوں نے بدہ والوں کو هندوستان میں سے
خارج کیا اور وے سراندیپ یعنی لنکا میں چلے
گئے تب بدہ والے جو ایسي عمارات کا بهت شوق
رکهتے تهے اس لیئے انهوں نے سراندیپ کے جزیرے
میں بهي ایسي ایک عمارت بنائي جوکه تمام جهان کي

عمارات میں بہت عظیم ھی ھمیں دریافت ھوتا ھی
کہ بدھ والوں نے پہاڑوں کو کندہ کرکے برابر برابر
کئي مندر بنائے جنمیں سب سے بڑا مندر ایک سو چالیس
فٹ لنبا نوے فٹ چوڑا اور پینتالیس فٹ اونچا ھی
جسمیں کہ بدھ کي مورت تیس فٹ لنبي لٹائي ھوئي
رکھي ھی *

جن مندروں کو کہ بدھ والے چھوڑکر چلے گئے تھے
اُنپر برھمنوں نے جلد تصرف کرلیا اور بدھ کي صورت کي
جگہہ میں بشن اور شیو کي صورت رکھي برھمنوں نے
اُن مندرونکي تعمیر کو زیادہ تر رونق دي اور
بدھ والونکے مندرونکے سوا اور اور مقام پسند کرکے
متعدد مندر بنائے اور ھندوستان کے بیچابیچ اَلورا میں
جوکہ دکھن میں ھی اور سمندر سے تفاوت پر واقع ھی
اُنھوں نے پہاڑوں میں ایسے مندر کھدوائے جوکہ
ھندوستان کي تمام عمارات سے بہتر بنے ھیں اور
ایک پہاڑ جو پانچ میل تک نعل کي صورت ھی جس
میں نئے مندر بنے ھیں بعضے دو اور کوئي تین درجہ
اونچا ھی سب سے مشھور کیلاس مندر یعنی مہادیو کا
مقام ھی جتني خوبي کہ معماري اور سنگ تراشي میں
ھو سکتي ھی اتني سب وہاں پر صرف ھوئي ھی
پہاڑ کو کندہ کرکے پل زینہ عبادت خانے ستون برامدے

مینار تعمیر کیئے اور بہت بڑي بڑي مورتیں بنائي ھیں
کوٹھڑیوں کي دیواروں پر ھندؤنکے دیوتاؤنکي صورتیں
اور مہابھارت اور راماین کي وارداتوں کي نقلیں بني ھیں
تمام ھندونکے دیوتاؤں میں سے جوکہ ھندوستان
میں مشہور ھیں کوئي ایسا دیوتا کم ھوگا جسکي
مورت الورا میں جوکہ ھندو مذھب کا اسوقت میں
مقام ھوگا نہیں بني ھی جب کہ وہ نربدا کے دکھن
کو پھیلا تھا ان مندروں کي تعمیر کے صحیح زمانے
کو دریافت کرنا ناممکن ھی لیکن چاھیئے کہ دس یا
گیارہ صدیوں کے درمیان میں جوکہ مذھب کے
جنوب کي طرف پھیلنے سے لیکر مسلمانوں کے اِس ملک
میں آنے تک گذریں بنے ھوں اور ان دنوں میں سے ھوں
جبکہ ھندؤنکے مذھب کي ترقي تھي اور برھمنونکا کوئي
دشمن نظر نہ آتا تھا اور راجاؤنکو ایسي ایسي عمارتوں کے
بنوانےکا مقدور تھا اور فرصت بھي حاصل تھي *

پانچواں باب

هندوستان میں سے بدھ والونکے اخراج کے بعد
بکرماجیت کا عہد هوا چونکه یهه نام آٹهه راجوں سے کم کو
نهیں دیا جاتا هی اسلیئے مشهور بکرماجیت کو دریافت
کرنا مشکل هی مگر هر ایک قصے افسانه سے معلوم هوتا
هی که وہ بکرماجیت جسکا که اِس قصے میں ذکر هی
ایک زورآور دیو شالواهن کے هاتهه سے مارا گیا چونکه اس
نام کا راجا جو اوجین میں راج کرتا تها اور اُسسے سمت کا
حساب شروع هوتا هی اسلیئے مناسب هی که هم اُسهي
راجا کو اصلي بکرماجیت قرار دیویں اور تواریخ فرشته
میں جو حال لکها هی اُسکو اِسهي راجا سے منسوب
کریں بکرماجیت پرمارکي نسل میں سے تها جسکو
که اب مختصرا پوار کهتے هیں اِس نسل کا حال
اگرچه واضح نهیں لکها هی مگر پهر بهي اِتنا دریافت
هوتا هی که اِس نسل کے راجے هندوستان میں بهت
ملکوں پر حکومت رکهتے تهے اور بکرماجیت کے عهد
سے بهت پهلے اونتیا یعنے اوجین میں راج کر تے تهے

مگر بعضے جو کہتے ہیں کہ بکرماجیت اوجین میں راج
کرتا تھا اور بعضے بیان کرتے ہیں کہ موریکے خاندان کے
راجاؤں میں سے مگدھ کا آٹھواں راجا تھا اور یہہ کہ اسکا
دارالخلافہ پاٹلیپوتر تھا اس اختلاف کي وجھہ ھم نہیں
بیان کرسکتے ھیں سن عیسوي سے چھپن برس پہلے
بکرماجیت تخت پر بیٹھا لڑائي اور صلح میں وہ اپنے
زمانے کے راجاؤں سے ممتاز تھا اور شاعروں نے اسکي
شان و شوکت کي بہت تعریف کي ھی اور اسکي
طاقت کے باب میں بہت مبالغہ کیا ھی وے کہتے
ھیں کہ اسکي اجازت کے بغیر مقناطیس لوہے کو
اور کہربا گھاس کو نہیں اٹھا سکتے تھے اسکے مزاج
میں اتني سادگي تھي اور وہ اتني ریاضت کرتا تھا
کہ بادشاہ ھوکر بوریا پر سویا کرتا تھا جسکے سوا
اور ایک پاني کے برتن کے سوا کوئي اور سامان اسکے
حجرے میں نہ تھا اور وہ علم کي ترقي میں اپنے
سب بزرگوں سے زیادہ کوشش کیا کرتا تھا ھندوستان کے
ھر ایک طرف سے پنڈت بلائے جاتے اور انعام پاتے
تھے اس عصر کے بڑے فاضلوں میں سے چودہ اسکے
دربار میں جمع تھے جنمیں ایک کالیداس شاعر بہت
ممتاز تھا بکرماجیت کے وقت میں سنسکرت کي کتابوں
کي تصنیف کرنے کا علم کمال کو پہنچا تھا کہتے

هیں کہ بکرماجیت آپ صرف بے انتہا اور غیر محسوس ذات خداتعالی کو پرستش کرتا تھا جس سے یہہ بات نکلتي هی کہ وہ تکشک کے اصلي مذهب کو مانتا تھا وہ اُن دیوتاؤں اور دیبیونکي پرستش کا موید تھا جنکو کہ بدہ والونکے اِخراج کے بعد مانتے تھے اُسنے ایک بہت بڑی مورت مہاکال کي اپنے دارالخلافہ اوجین میں کھڑي کي تھي یہہ مورت شیو کي اُن بڑي صورتوں میں سے تھي جو کہ هندوستان میں کئي جگھہ پر اُسوقت میں کھڑی کي گئي تھیں جب کہ شیو کي پرستش رایج هوئي بکرماجیت پر بڑہاپے میں شالواهن نے جو کہ بڑا بہادر اور راجا تھا حملہ کیا جسکے ہاتھہ سے بکرماجیت مارا گیا شالواهن نے دکھن کے اتنے ملک فتح کیئے کہ اُسطرف میں بکرماجیت کا سمت سہو هونے لگا اور شالواهن کا سمت رایج هوا *

راجا بکرماجیت کے وقت سے تھوڑي سي مدت پہلے سوُمتر جو کہ راما کي اولاد میں سے تھا اور سورج بنس کے راجاؤں میں سب سے پچھلا تھا مرگیا اور سورج بنس کا دخل گنگا پر کے ملکوں میں سے جاتا رہا جہانتک معلوم هوتا هی کہ سورج بنس والوں نے اکھشواکو کے وقت سے دو هزار برس سے زیادہ تک

سلطنت کي تهي هندو شاستر کهتے هیں که راما سے
لیکر سؤمتر تک چهپن راجا هوئے مگر همکو آگے
دریافت هوگا که اس قدیمي خاندان میں راجپوتوں
کي قوموںکا نام پهر تازہ هونے لگا میوار کے رانا
جنکوکه اب گهلوت کهتے هیں سورج بنس میں سے
هونے کا دعوی کرتے هیں راٹهور بهی جنهوں نے
که قنوج میں مسلمانوں کے حملے سے تهوڑي مدت
پهلے ایک نئي سلطنت بناکي تهي اپنے تئیں رام
کے دوسرے بیٹے کش کي اولاد میں کهتے هیں سن
عیسوي کي بارهویں صدي میں انکے تئیں مسلمانوں
نے قنوج سے خارج کیا اور وے میوار میں
آبسے جهانکه انهوں نے مسلمانوںکو اتني مدد دي
که انهوں نے جو هندوستان میں فتوحات کیں هیں
انمیں سے بهت راٹهورونکي تلوار کے زور سے حاصل هوئي
تهیں کش کي دوسري اولاد کچهواهے هیں جس خاندان
میں راجا نل جو که نل اور دمینتی کے قصے میں اتنا
مشهور هی پیدا هوا نل کي اولاد نرور کے قلعے پر
جوکه بهت مشهور هی قابض رهي باوجودیکه پندرہ سو
برس تک بهت انقلاب اور تبدیلیاں هوتي رهیں آخرکو
چند مدت گذري هوگي که سیندهیه نے ایسے اس
قلعه کو چهین لیا جیپور کے حال کے راجا کچهواہ کے

خاندان میں سے هیں اسیطرح سے هندوستان کے شمال میں جو دوچار راجا باقي رهے هیں وے اپني نسل کا راما تک ثبوت پهنچاتے هیں *

بکرماجیت کے جلوس کے چهپن برس بعد حضرت عیسیٰ مسیح یهودیا میں مجسم هوئے اور آدمیوں کے گناهوں کے کفارے کے واسطے آپ قربان هوئے تیسرے دن قبر میں سے زندہ هوکر اُٹهے اور اس خوش خبري کو که اُنکے کفارے کے سبب سے آدمیونکي نجات حاصل هوگي سارے جهان میں مشهور کرنے کا اپنے مریدوں سے ارشاد کرکے آسمان پر صعود کر گئے کهتے هیں که اُن مریدوں میں سے ایک نے جسکا نام تامس ولي تها انجیل کو هندوستان میں رایج کیا اور بهتیرے آدمیونکو عیسائي مذهب میں لایا عیسائي مذهب کے پهیلنے کا کچهه مشرح حال همیں نهیں معلوم هی مگر اسمیں کچهه شبهه نهیں هو سکتا که وہ هندوستان میں دور تک پهیلا کیونکه همیں معلوم هوتا هی که حضرت عیسیٰ کي موت سے تین سو برس بعد نائیس شهر میں جو که ایک مجلس جمع هوئي تهي اس میں عیسائیوں کا گروہ جو هندوستان مین تها اسکي طرف سے بهي ایک سردار پادري حاضر تها اس سے ایک برس بعد مشهور اتهه‌نشس نے فرومن شس کو هندوستان کا سردار پادري مقرر کیا هندؤں کي

کتابونکي اور انجیل کي اتني باتیں مطابق هوتي هیں که اس بات میں شک نهیں ره سکتا هي که حضرت عیسا کي حیات اور مرنے کي وارداتیں هندوستان مین بهت پهیلیں اوریهه که هندوں نے انکو تبدیل کر کے اپني کهاني کي کتابوں میں ملا دیا *

اُسوقت میں اُجین کا ایک بادشاه جسکو که یوناني مورخ پورس کهتے هیں جوکه صریح اصل پرمرا یا که پوار معلوم هوتا هي اور کهتے هیں که وه چهه سو بادشاهوں کو اپنے خراج گذاروں میں گنتا تها اسنے اوگستس شهنشاه روم کے پاس ایک ایلچي بهیجا اور یهه بات عجب هي که یهه نامه جوکه اس راجا اولاد بکرماجیت نے پورب میں بهیجا تها اور یوناني زبان میں لکها تها اس سے یهه بات معلوم هوتي هي که یوناني لوگ هندوستان میں بهت پهیلے تهے خواه وے بخارا کي سلطنت کے باعث سے یا که سمندر کي سوداگري کے سبب سے هند میں پهیلے هوں اُس ایلچي کے همراهیوں میں سے ایک آدمي نے جوکه شاید چین کے مذهب کا هوگا اپنے تئیں آپ شهر اِتهنس میں مارا *

اگرچه اُجین کے راجے جوکه پرمرا کي نسل میں سے تهے بکرماجیت کے وقت سے لیکر مسلمانوں کے

پہلے حملے تک هندوستان میں بہت ممتاز تھے مگر
معلوم هوتا هی که اندهره کي نسل کے راجے جو که
هندوستان کے اُس حصے میں حکومت کرتے تھے
جہانکه گنگا بہتي هی اسوقت میں کل اختیار پانے
لگے تھے اُنکا دارالخلافه پاٹلیپوتر تھا انکي سلطنت
کا درست اور صحیح حال همیں نہیں معلوم لیکن
یقین هی که انکي سلطنت بہت وسیع هو گي
کیونکه اُس خاندان کي شہرت روم تک پہنچي
تھي اور وہاں انکا دارالخلافه اندهره هندوستان کا
دارالخلافه کہلاتا تھا اسوقت کے روم کے مورخ کہتے
هیں که اس خاندان کے راجے هندوستان میں سب
سے زیادہ اختیار رکھتے تھے جتنا که هم اس زمانه
کي ابتر تواریخ سے تحقیق کر سکتے هیں اسکے
بموجب معلوم هوتا هی که اس خاندان نے مگدھ
کے تخت پر سن عیسوي سے بیس برس پہلے جلوس
کیا اور تیس بادشاهوں کے وقت میں ساڑھے چار سو
برس سے زیادہ تک هندوستان کے راجاؤں میں ممتاز
رہا مگر اُس عہد کي تمام تواریخ ایسي مبہم هی
که هم دریافت نہیں کرسکتے هیں که اسوقت کے
راجے بلکه خاندان کس ترتیب سے هوتے گئے معلوم
هوتا هی که اس عہد کي ابتدا میں کنوا خاندان

کے چار راجے ہوئے جو کہ اُن ملکوں پر حکومت
کرتے تھے مگر ہم یہہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یے راجے
اندھرہ کے خاندان میں سے تھے یا نہیں اور کہتے ہیں
کہ کنوا خاندان کے پچھلے راجے کو اسکے وزیر
سپرک نے قتل کروایا اور آپ ایک سو اکیاون عیسوی
سن میں مگدہ کے تخت پر بیٹھا چالیس برس بعد
سودرک بادشاہ ہوا چند نوشتوں سے جو کہ ہمیں
بہم پہنچے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان کے
راجاؤں میں یہہ راجا بہت لئیق اور ممتاز تھا اسنے
اندھرہ جتک خاندان کو جو کہ بعضوں کے قول کے
مطابق پچھلا خاندان تھا اور ہندوستان میں سب پر
بزرگی رکھتا تھا بنیاد کیا ہندوؤں کے عصر میں کوئي
راجا کبھي ایسا نہوا تھا جو کہ ہندوستان کا کل
مختار سمجھا جاتا ہندوستان کي تواریخ میں سودرک
کا نام کرن دیو یا کہ مہاکرن لکھا ہی چند روز
گذرے ہونگے کہ بنارس میں زمین کے اندر سے ایک
پترا نکلا جسپر کہ اس راجے کي طرف سے کچھہ زمین
بخشنے کا حال لکھا تھا اور اُسپر اس راجا کو
تینوں کلنگوں کا مالک قرار دیا تھا اگر اسمیں مبالغہ
نہ سمجھا جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ مگدہ
کے راجا کرن کا عمل ایک طرف پر تلنگان کے ملک

تک اور خلیج بنگالے کي دوسري طرف پر اریکان تک
اور بنگالے میں سمندر کے کنارے تک تھا کیونکه مورخ
تینوں کلگنوں کي جائے وقوع کو ایسا قرار دیتے هیں
که کرن نے اٹھارہ برس تک سلطنت کي اور اسکے بعد
اسکا بھائي تخت پر بیٹھا کرن کے بعد چھه راجے
متواتر ھوتے چلے گئے جنھوں نے که یهي خانداني
لقب پایا اور کرن اور اسکے چھوئں جانشین کرن کہلاتے تھے
اس بات کے سوا همیں انکا کچھه اور حال نهین دریافت
هی لیکن اتنا البته معلوم هوتا هی که کرن کے نام کو
هندوستان میں اور مشرق کے جزیروں میں بهت ادب
سے یاد کرتے هیں اسسے یهه خیال هو سکتا هی که شاید
راجے کن کرن جو که سمندر کے کنارے کے اُن تین
حصوں پر قابض تھے اُنھوں نے جهاز طیار کیئے هوں
اور پورب کے جزیروں میں اپنا دخل کیا هو گفتگو میں
جب که هندوستاني کسي فیاض آدمي کي تعریف
کیا چاهتے هیں تب اُسکو کرن سے مشابهه کرتے هیں
اور همارے قیاس میں اِس کرن سے مگدہ کے
راجا کرن سے مراد هوگي جوکه بهت پیچھے هوا هی
نه قدیمي کرن سے جسکا که مهابھارت میں ذکر لکھا هی *

معلوم هوتا هی که اندھرہ کے راجے اپنے خاندان
کي حکومت کے آخري عهد میں چین والوں سے

راہ و رسم رکھتے تھے اور ایسا دریافت ہوتا ھی کہ
چین والوں نے ایک دفعہ جب کہ ھندوستان میں
سرکشي واقع ھوئي تھي اُنکي کمک کے واسطے کچھہ فوج
بھیجي تھي چونکہ پوران سے معلوم ھوتا ھی کہ
اندھرہ کا خاندان تخمینا چارسو چھتیس سن عیسوي
میں ختم ھوا اسواسطے ھم بعضے پورانونکا تصنیف ھونا
اُسیوقت میں قرار دے سکتے ھیں مگر ولفورڈ صاحب
جسنے کہ ھندوستان کے قدیم احوال کو خوب تحقیق
کیا تھا بعضے وقت خیالي باتیں بھي لکھتا ھی وہ
فرض کرتا ھی کہ اندھرہ کے نسل کے راجاؤنکا ایک
کل خاندان کا ذکر واگذاشت ھوا ھی اوریھہ کہ اگر
اُس خاندان کو اور خاندانوں میں ملاویں تو اس
نسل کے راج کي مدت پلوم کے وقت تک دریافت ھوگي
جو کہ سب راجاؤں میں ممتاز تھا اور شاید کہ
ھندوستان میں اُسکے بعد کوئي ایسا راجا نہیں پیدا
ھوا ھوگا کہتے ھیں کہ پلوم نے تمام ھندوستان کو
فتح کیا تھا جسسے کہ ھم صرف اتنے ھي معني
نکالتے ھیں کہ وہ اپنے زمانے میں بہت بڑا راجا
ھوگا پورب کي طرف اُسنے ھندوستان کي سرحد سے
باھر تک ملک فتح کیئے تھے اور اغلب کہ چین تک
اسکا عمل دخل ھوا ھو مگر چین والوں میں اسکے

نام نے اتني شهرت حاصل كي تهي كه اُنهوں نے
هندوستان كا نام پلومين كوف يا كه پلوم كا ملك ركها
هى جب كه اسكي سلطنت كمال ترقي پر تهي تب وه
گنگا ميں سن چهه سو انهتاليس عيسوي ميں آپ سے
آپ ڈوب مرا *

تواريخ فرشته ميں جو ايک بڑے راجا رام ديو
كي مهموں كا حال لكها هى معلوم هوتا هى كه يهه
راجا بهي اُسيوقت ميں تها يوں لكهتا هى كه رام ديو
هندوستان كے كسي راجا كا سپه سالار تها اور اپنے
مالک كي وفات كے بعد تخت پر بيٹها يهه راجا
شايد پلوم كا جانشين هو اُسنے بنگالے پر چڑهائي
كي اور اسكے دارالخلافه كو جهانكه بهت سي دولت
هاتهه لگي لوٹا اسكے چار برس بعد وه مالوے كو
چلا اغلب كه پرمرا كے ضعيف خاندان پر جوكه ابتک
اُجين ميں حكومت كرتے تهے چڑها هوگا اور اس
خاندان كو مطيع كركے هماليا پهاڑ كي طرف اپني فوج كو
ليگيا پهر وه كشمير ميں گيا اور تمام پهاڑي راجاؤں
سے خراج ٹهراليا اسكي سلطنت جوكه چهپن برس
تک رهي سراسر كاميابي ميں گذري اسكي وفات
كے بعد اسكے بيٹوں ميں جهگڑا پڑا اور اُسكے
سپه سالار پرتاپ چند نے اس قضيه كو غنيمت جانكر آپ

تخت پر قبضه کرلیا اور اپنے اتا کے برابر همسري
کرنے لگا آخرکو تواریخ فرشته کے مضمون کے مطابق جب
که اسنے ایرانیونکے معمولي خراج دینے میں انکار کیا
تب ایرانیونکي فوج هندوستان پر چڑ هي اور اُسسے
سب خراج کي بقایا لي بلکه کچهه اور. خراج بهي
ٹهرا لیا کهتے هیں که اُسکي وفات کے بعد اسکے هرایک
سپه سالارنے ایک ایک صوبے پر قبضه کرلیا اور
اسیطرح سے سلطنت شکست هوگئي هم اس بیان کو
اور حالات سے جو که همکو اور کتابوں کے روسے
دریافت هوتي هیں ربط نهیں دے سکتے مگر یهه
بات هوسکتي هی که پچهم کي طرف کے حملے سے شاید
نوشیروان کے حملے سے مراد هو جسنے بقول بعضوں
کے هندوستان میں قنوج تک ملک فتح کیئے *

کهتے هیں که اندهره کے خاندان کے بعد
اندهره بهرتیا یعنے اندهره کے نوکر راجا هوئے جسے
یهه بات نکلتي هی که اندهره کي سلطنت شکست
هونے کے بعد هرایک سردارنے اُس صوبه پر
جسکا که وه حاکم تها قبضه کرلیا اور اپنے تئیں خود
مختار مشهور کیا تها بشن پوران جو که هندوستان
پر مسلمانوں کے پهلے حملے کے وقت کا لکها هوا هی
معلوم هوتا هی که اُسمیں اس اخیر بڑے خاندان کي

شکست هونے سے جو هندوستان میں پریشانی واقعۃ هوئی تهي اسکا حال اسطورپر لکها هی که چهتریونکي قوم اکثر برباد هوگئي اور بهتیری قوموں نے برهمنوں سے لیکر پولندوں تک یعنے پهاڑي وحشي قوموں تک مگدہ پریاگ متهرا گان‌تي‌پور کاشي‌پور قنوج اور انوگنگا میں یعنی آن ملکوں میں جہانکہ گنگا بہتي هی خود مختار سلطنتیں کیں گوپت جوکہ قوم سودر هیں مگدہ کے ایک حصے میں حکومت کرتے هیں یوار کشت کلنگا کے بعضے ان ملکوں پر حکومت کرتا هی جوکہ سمندر کے کنارے پر واقع هیں اور کلنگا کے دوسرے حصے میں گولوں کا راج هی اور موم دہانوں نے نمش نشهد اور کونوتیه پر جوکه بنارس اور بنگالے کے پورب کي طرف هیں قبضه کیا اور سورت اور مارواڑ اور نربدا کے کنارے کے ملکوں میں سودر اور اهیر بادشاہ هوئے اور سندہ دریا کے کنارے کے ملکوں پر ملیچهوں نے قبضه کیا *